

بعض بزرگ شخصیات

ریشمی خطوط سازش کیس کے آئینے میں

ریشمی خطوط سازش کیس کے استغاثے کی متعدد دفعات میں حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن ادرام انقلاب مولانا عبید اللہ سندھی کے جرم حریت لواری اور اسلام دوستی (تحریک اتحاد اسلامی سے انکلی دوستی) کا ذکر آیا ہے اور پھر سازش کیس سے متعلق اشخاص کی ڈائرکٹری میں دونوں بزرگوں کا تذکرہ ہے۔ یہاں استغاثے سے متعلقہ دفعات اور تذکرے کے خاص جملوں کو جو ۱۹۱۵ء تک کے حالات و انکار پر روشنی ڈالتے ہیں مرتب کر دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ اس مضمون میں جن دوسرے بزرگوں کا ذکر آیا ہے ان کے بارے میں بھی ریشمی خطوط سازش کیس کی ڈائرکٹری سے سی آئی ڈی کی آراء اور ضروری معلومات کو مرتب کر دیا گیا ہے۔

(۱)

حضرت مولانا محمود حسن اور مولانا عبید اللہ سندھی

الف، ریشمی خطوط سازش کیس کا استغاثہ

۴۔ سازشیوں نے ابتدا ہی میں سمجھ لیا تھا کہ عوام میں انتہائی تعصب و تشدد پیدا کرنے کے لیے ضروری ہے کہ ان میں تبلیغ کے لیے مشنری تیار کیے جائیں۔ نیز یہ لوگ مولوی طبقہ کے ہونے چاہئیں۔ چنانچہ ہم نے دیکھا کہ سازش کے بانی مہمانی مولوی عبید اللہ نے دیوبند میں مولویوں کے اہم مدرسے کو استعمال کیا تاکہ یہ کہا جاسکے کہ سازش کی شروعات دیوبند سے ہوئی ہے۔

عبید اللہ جو نو مسلم سمجھے جاتے تھے، اس کا مذہبی بنو انہما کو پہنچا ہوا تھا۔ اس نے خود بھی دیوبند میں تعلیم

پائی تھی۔

۶۔ مدرسہ میں مولانا عبید اللہ سندھی کا اثر تیزی سے پھیلنے لگا اور اس نے مدرسے کے اساتذہ اور طلبہ میں بہت سے لوگوں میں اپنے باعینانہ خیالات بھر دیے۔

اس نے مولانا محمود حسن کو اس سے پہلے ہی مکمل طور پر اپنا ہم خیال بنالیا تھا کہ مدرسے کے منتظمین مدرسے کو درپیش خطرات کا اندازہ کر سکیں اور عبید اللہ کو مدرسہ چھوڑنے پر مجبور کریں۔

مولانا (محمود حسن) کو ان کے بحرِ علمی کی وجہ سے نیز علومِ دینیہ کے عالم اور راہنما ہونے کے باعث جوشہرت حاصل تھی اس کی وجہ سے ان کو سازش کا علامتی سربراہ بنادیا گیا تھا۔

۷۔ عبید اللہ کا منصوبہ تھا کہ مدرسے کو اپنے کام کا مرکز بنائے اور اتحادِ اسلامی اور برطانیہ دشمنی کی اپنی تحریک کو ان سیکڑوں مولویوں سے کام لے کر پورے ہندوستان میں پھیلا دے۔ جو دیوبند کے مدرسے میں تعلیم پا کر مذہبِ اسلام کے پرچار اور تبلیغ کے لیے ہندوستان میں ہر طرف پھیلے ہوئے ہیں۔

۸۔ عبید اللہ نے انگریزی تعلیم پائے ہوئے لوگوں، مثلاً، انیس احمد بی اے، خواجہ عبدالحی، اور قاضی ضیاء الدین بی اے کو مدرسے میں داخل کیا ان اشخاص کو جمعیت الانصار کے فنڈ سے وظائف دیے جاتے تھے۔ مولوی مرتضیٰ حسن () نے ہمیں بتایا کہ عبید اللہ نے جمعیت الانصار کے اندر ایک خفیہ جماعت بنائی تھی۔ یہ ایک قسم کا اندرونی حلقہ تھا جس کے اغراض و مقاصد ظاہر نہیں کیے گئے تھے لیکن رسوا کن حد تک قابلِ اعتراض تھے۔ چنانچہ مدرسے کے سربراہ (شمس العلماء حافظ محمد احمد) نے موقع نکال کر مولوی عبید اللہ کو طلب کیا اور اس بارے میں سرزنش کی۔

۱۳۔ برطانوی حکومت سے (مولانا محمود حسن کی) اس آزدگی پر (جو جنگِ اُملی و ترکی اور بلقان کی جنگوں سے نیز کان پور کی مسجد کے داغ و بھلا سے پیدا ہوئی تھی) وہ تلخی مسترِ اذ بھی، جو مولانا (محمود حسن) کے لماسات میں شمس العلماء حافظ محمد احمد مستہم اور مولانا حبیب الرحمن نائبِ مہتمم مدرسہ کے رویے سے پیدا ہوئی تھی، یہ لوگ محسوس کرتے تھے کہ مولانا (محمود حسن) کی شخصیت کی عظمت کے باعث اور لوگوں میں مولانا محمود حسن کا جوا احترام ہے، اس کی وجہ سے مدرسے میں ان لوگوں کا اثر کم ہوتا ہے یہ لوگ محسوس کرتے تھے کہ مولانا (محمود حسن) ادبِ ابہام کے سنجیدہ اور دوستانہ مشوروں سے محروم ہو گئے۔ اور مولانا عبید اللہ اور ابوالکلام آزاد وغیرہ کے مضمر اخراجات میں آگئے۔

۱۴۔ مدرسہ کی نیک نامی کی بقا کے لیے مجلس منتظمہ نے فیصلہ کیا کہ عبید اللہ کو انیس ماہ اور اس کے دو ساتھیوں کے ہمراہ مدرسے سے خارج کر دینا چاہیے۔ مولانا (محمود حسن) نے اس فیصلے کو پسند نہیں کیا۔ وہ پہلے ہی مہتمم کی اس بات سے ناراض تھے کہ اس نے مولوی محمد میاں کو کسی قصور کی بنا پر مولانا (محمود حسن) کے مشورے یا اطلاع کے بغیر دیوبند سے رخصت کر دیا۔ جو ان (محمود حسن) کی شان کے خلاف تھا مولانا محمد میاں اس لیے دیوبند بلائے گئے تھے کہ بعض کاموں میں مولانا (محمود حسن) کی مدد کریں۔ لیکن پھر یہ نہایت مہرگم سازشی بن گئے تھے۔

۱۵۔ دیوبند سے عبید اللہ کے افراج کے معنی یہ نہیں تھے کہ اس کا دہاں آنا جانا بند ہو گیا تھا کیوں کہ ہم یہ دیکھتے ہیں کہ مولانا (محمود حسن) کی نشست گاہ (بیٹھک) ستمبر ۱۹۱۵ء تک جب کہ مولانا ہندوستان سے ہجارت روانہ ہوئے، سازشیوں کی جلسہ گاہ بنی رہی۔ عبید اللہ اور دوسرے لوگ مشوروں میں شریک ہونے کے لیے آتے تھے۔

ب، سازش کیس سے متعلقہ ڈائریکٹری :

۱۔ ریشمی خطوط سازش کیس کی متعلقہ ڈائریکٹری میں حضرت کا ذکر تفصیل سے آیا ہے اس کے چند جملے یہ ہیں :

”مولانا محمود حسن دیوبند کے صدر مدرس، پارسائی اور تقدس کے لیے مشہور، ان کے مرید جن میں سرکردہ مسلمان بھی ہیں۔ ہندوستان بھر میں ہیں۔ عبید اللہ کے اثر میں آنے سے ان کے خیالات تبدیل ہوئے۔ دیوبند میں ان کا مکان اتحاد اسلامی کے سازشیوں کا گڑھ تھا۔ انھیں نے سیف الرحمن، فضل الہی، فضل محمود وغیرہ کو سرحد پار قبائلیوں کو جہاد پر بھڑکانے کے واسطے بھیجا تھا۔ ہندوستان میں اتحاد اسلامی کی سازش میں مولانا کی رہنمائی نہ اور قائدانہ شخصیت بڑی سرکردہ ہے“

مولانا عبید اللہ سندھی کے بارے میں مذکورہ ڈائریکٹری میں ۱۹۱۵ء تک کی کارگزاری کے بارے میں یہ معلومات ہیں :

”عبید اللہ پہلے سکھ تھا۔ اس کا اصل نام بڑا سنگھ ہے۔ چچاں والی

ضلع سیال کوٹ کا رہنے والا ہے اوائل عمر میں اسلام قبول کر لیا تھا ابتدائی تعلیم سندھ

میں پائی پھر مدرسہ دیوبند میں داخل ہوا۔ تکمیل درس کے بعد اس نے بارہ برس سندھ میں گزارے۔ جہاں پیر تھنڈا اور نواب شاہ میں مدرسے قائم کیے۔ ۱۹۱۷ء میں دیوبند واپس آگیا۔ جہاں جمعیت الانصار قائم کی۔ جنگ بلقان میں بڑے پیمانے پر ہلال احمر فنڈ کے لیے روپیہ جمع اور غیر ملکی مال کے بانی کاٹ کی تبلیغ کر کے اہمیت و شہرت حاصل کر لی۔ بعد میں وہ دلی میں مقیم ہو گیا۔ جہاں اس نے نظارۃ المعارف القرآنیہ قائم کیا۔ جس کا وہ اب بھی ناظم ہے۔ وہ مولانا ابوالکلام آزاد، قاضی ضیاء الدین، مولوی (ابو محمد) احمد حکوپالی، مسرت موہانی، محمد علی آف کاسریڈ، شوکت علی، مولوی عبد الرحمن عرف مولوی بشیر، مولوی غلام محمد (دین پور) مولوی عبدالقادر (دین پور) شیخ عبدالرحیم (حیدر آباد سندھ) وغیرہ وغیرہ کا شریک کار ہے۔ مولانا محمود حسن کاسریڈ ہے۔ اس نے مولانا (محمود حسن) پرائمر ڈالا اور بالآخر انھیں اتحاد اسلامی کا اتنا زبردست مبلغ بنا دیا۔ وہ دیوبند کے خفیہ مشوروں میں شریک ہوتا تھا۔

(۲)

مولانا حبیب الرحمن عثمانی نائب متہم دارالعلوم دیوبند

مولانا فضل الرحمن عثمانی کے بیٹے اور مفتی عزیر الرحمن دارالعلوم اور مولانا شبیر احمد عثمانی مدرس دارالعلوم کے بڑے بھائی۔ ان کا ذکر ریشمی خطوط سازش کیس میں مسالما، حافظ محمد احمد کے ساتھ کئی بار آیا ہے حضرت شیخ الہند کی سیاسی تحریک کی مخالفت اور انگریز پرستی میں دونوں بزرگ ہم خیال تھے۔ سازش کیس کی ڈاکٹر کٹری میں ان کے بارے میں لکھا ہے :

لے ریشمی روٹل سازش کیس میں یہ ذکر بار بار آیا ہے کہ تحریک کی اصل شخصیت مولانا سندھی کی تھی اور انھوں نے مولانا محمود حسن کو متاثر کیا۔ حالانکہ واقعہ اس کے بالکل برعکس ہے حضرت مولانا محمود حسن نے مولانا سندھی میں قومی و ملی شعور پیدا کیا، سیاسی تربیت فرمائی، جمعیت الانصار کے قیام میں ان کی رہنمائی فرمائی، اس کا نظم بنو الاظہر نظارۃ المعارف القرآنیہ (دلی) کے قیام کے لیے تمام سرسماں فراہم کیا مگر قومی مدبرین اور اہل سیاست سے ان کا تعارف کر دیا۔ پھر انھیں قابل بھیجا۔ اس لیے یہ بات سمجھ یعنی چاہیے کہ تحریک کی اصل شخصیت شیخ الہند مولانا محمود حسن کی تھی۔

” حبیب الرحمن نائب مہتمم مدرسہ دیوبند مولانا عبید اللہ اور مولانا محمود حسن کی اسکیموں میں شامل نہیں ہوا۔ اس کو دفا دار سمجھا جا سکتا ہے۔“

(۳)

شمس العلماء مولانا محمد احمد مہتمم دارالعلوم (دیوبند)

شمس العلماء حضرت قاسم العلوم والخیرات مولانا محمد قاسم نانوتوی کے صاحبزادے اور دارالعلوم کے مہتمم، حضرت شیخ الہند کی سیاسی تحریک کے شدید مخالف تھے، ریشمی خطوط سازش کیس میں انگریزوں کے دفا دار کی حیثیت سے متعدد بار ان کا ذکر آیا ہے۔ سازش کیس کی متعلقہ ڈائرکٹری میں ”مدرسہ“ کے صحن میں ان کے بارے میں لکھا ہے:

”مدرسہ (دیوبند) پرنسپل شمس العلماء، مولوی حافظ محمد احمد ہیں، جو اس مدرسے کے مرحوم بانی (مولانا محمد قاسم) کے فرزند ہیں، دفا دار اور غریف آدمی ہیں۔
 جو اس کے صفات میں ”محمد احمد“ کے ذیل میں ایک سطری تعارف ہے:
 ”شمس العلماء حافظ محمد احمد پسر محمد قاسم نانوتوی (بانی مدرسہ دیوبند، یہ مدرسے کا مہتمم یا پرنسپل ہے اور دفا دار ہے۔“

(۴)

مولانا شبیر احمد عثمانی مدرس دارالعلوم (دیوبند)

”مطلوب الرحمن کے بھائی ہیں اور دیوبند کے مدرسے میں مدرس ہیں۔ دوسرے بھائی حبیب الرحمن اور مفتی عزیز الرحمن مدرسے کے عملے میں شامل ہیں وہ بڑے فاضل مولوی ہیں شروعات میں مولانا عبید اللہ کے ساتھ دوستی رکھتے تھے لیکن بعد میں سخت دشمن ہو گئے۔ دیوبند سے ان کے اغراج کے خاص ذمہ دار وہی ہیں۔“